فرقہ واریت کے خاتمہ کے لئے

محبوب المسلمین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے چالیس ارشادات

مولانا قاری مہر محمد میانوالوی

ہر مسلمان غور سے پڑھے، اپنے عقیدہ وعمل کی اصلاح کرے، انتظامیہ ان سے امن عامہ کا قانون بنوا کر فرقہ واریت کی لعنت کا پاکستان سے خاتمہ کرے۔

اللہ وحدہ لاشریک لہ سے محبت: ارشادِ الٰہی ہے: ''کچھ لوگ اللہ کے ساتھ (ذات وصفات اور حقوق) میں اوروں کو شریک بناتے ہیں، کہ ان سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی اللہ سے ہونی چاہیے اور ایمان والے تو اللہ سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں (بقرہ:۲۰۴، پ:۲)

حضرت امیر المومنین علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے زیادہ اللہ سے محبت کرتے تھے، چند ارشادات ملاحظہ فرما کر عقیدہ توحید درست کریں۔

۱...... میں خدائے پاک کی حمد کرتا ہوں، اس کی نعمت کی تکمیل اس کی عزت کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے اور اس کی نافرمانی سے بچنے کے لئے اس کی مدد کا طالب ہوں، اس کی کفالت کا محتاج ہوں جسے وہ ہدایت دے، وہ گمراہ نہیں ہوسکتا اور جس کا وہ دشمن ہو جائے وہ نجات نہیں پاسکتا، جس کا وہ ضامن ہو جائے وہ پریشان نہیں ہوسکتا...... اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا دوسرا خدا نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں .... ہم ہمیشہ اسی سے تمسک کرتے ہیں اور مدد مانگتے ہیں جب تک وہ ہمیں زندہ رکھے، آنے والے خطرات سے وہ بچائے گا کیونکہ یہی ایمان کی محکم بنیاد، پہلا عمل خیر، رضائے الٰہی کا ذریعہ اور شیطان سے دوری کا سبب ہے (نہج البلاغۃ، ص:۱۸۱، خطبہ صفین)

یہاں سے پتہ چلا کہ جنگ ومصیبت میں خوفِ خدا سے مدد مانگنا حضرت علی کا ایمان وعمل تھا، ہم مومن تب ہوں گے کہ آپ کے تابعدار بن کر صرف خدا کو پکاریں اور غیر اللہ سے ''یافلاں مدد کر'' کا شرکیہ نعرہ نہ لگائیں۔

۲...... امیر المومنین یہ دعا بکثرت فرمایا کرتے تھے'' تمام حمد اس خدا کی ہے جس نے مجھے مردہ رکھا ہے نہ بیمار، نہ میری رگوں میں جراثیم ہیں نہ برے اعمال کا نتیجہ بھگت رہا ہوں .... میں اس کا بے اختیار بندہ اور اپنے نفس پر ظلم وجور کا خوگر ہوں، تیری محبت مجھ پر تمام ہوچکی، میرے لئے اب عذر کی گنجائش نہیں، خداوندا! مجھے کوئی طاقت نہیں کہ کوئی شے حاصل کروں، ہاں تو جو عطا کرے، کسی چیز سے بچنے کی طاقت نہیں، ہاں جس سے تو بچادے، خداوند تجھ سے پناہ چاہتا ہوں (نہج البلاغہ)

۳...... جو تیرا نافرمان ہو وہ تیری سلطنت کو کم نہیں کرسکتا، جو تیرا فرمانبردار ہو وہ تیری سلطنت کو بڑھا نہیں سکتا، ہر راز تیرے

لئے آشکارا ہے اور ہر غیبت تیرے سامنے ہے تو قدیم ازلی ہے تیرا کوئی شریک نہیں، تیری کوئی حد نہیں اور تو ہی آخری منزل ہے۔ (نہج البلاغہ، ص:۳۸۴)

۴..... خدا نعمتوں، بخششوں اور روزیوں کو تقسیم کر کے احسان کرنے والا ہے، مخلوق اس کی عیال ہے اس نے سب کے رزق کی ذمہ داری لی ہے.......... نہ اس کا بے اندازہ ذخیرہ ختم ہوتا ہے نہ اس کے اکرام وانعام کے خزانوں کو دنیا کی مانگیں ختم کر سکتی ہیں۔ (نہج البلاغہ، ص:۳۴۰)

۵..... اپنے لخت جگر محمد بن حنفیہ کو فنون حرب کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا یقین رکھو کہ مدد وفتح خدا کی طرف سے ہوتی ہے (نہج البلاغہ، ص:۲۱۰)

۶..... خدا کے بندو، اس سے فتح وکامیابی اور حاجت روائی چاہو، اسی کی طرف دست سوال بڑھاؤ، اس سے بخشش کی بھیک مانگو، تمہارے اور اس کے درمیان کوئی پردہ نہیں.......... میرا ایمان ہے وہی اول وآخر ہے میں بھی اس سے مدد چاہتا ہوں، اس پر توکل کرتا ہوں وہی مجھے کافی اور مددگار ہے، وہی قادر وتوانا ہے۔ (نہج البلاغہ)

۷..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ توحید کی شہادت اور رب کی صفات یوں بیان فرماتے ہیں:

''اللہ کے سوا کوئی خالق ورازق معبود، نفع ونقصان دینے والا، کم وبیش کرنے والا، دینے اور روکنے والا، مصائب ٹالنے والا، بھلا پہنچانے والا، کام آنے والا، شفا دینے والا، آگے کرنے والا اور پیچھے کرنے والا کوئی نہیں۔ مخلوق کا پیدا کرنا اسے سنبھالنا اسی کا خاصہ ہے، اس کے ہاتھ میں سب بھلائیاں ہیں تمام جہانوں کا پالنے والا وہ رب بہت بابرکت ہے۔ (عماد الاسلام:۱/۱۸۱)

۸..... تفسیر صافی، ص:۲۰ پر حضرت امیر المومنین نے رب کی یہی صفات بیان فرمائی ہیں۔ (از اصول اشرفیہ، ص:۱۶۳)

انبیاء علیہم السلام کی قرآنی تاریخ شاہد ہے کہ جن ہستیوں نے خدا کی یہ مخصوص صفات بتائیں ان کے جاہل عقیدتمندوں نے یہی خدائی صفات عطائی طور پر خود ان میں مان لیں پھر ان کے نام پر نذر ونیاز حاجت برآوری کے لئے دعا و پکار شروع کر دی، قوم نوح نے حضرت ادریس علیہ السلام کے ۵/ نیک صاحبزادوں، ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر کے بت بنا کر پوجے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پھر ان کے یہ بت توڑے تو آپ کی جاہل اولاد قریش نے خود حضرت ابراہیم واسماعیل علیہم السلام اور لات ومنات، ھبل کے بت بنا کر پوجے جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے وقت توڑا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی باکمال ہستی اس ظلم وغلو سے نہ بچ سکی، ان کو بھی جاہل یہود ومجوس نے خالی عقیدت ومحبت سے رب، ہر چیز کا، خالق ومالک، کارساز اور حاجت روا بناڈالا اور مدد کا نعرہ لگایا جن کے ۷۰ افراد کو آپ نے مرتد قرار دے کر زندہ جلادیا۔ (رجال کشی شکوتو) فاضل مجتہد محمد حسین لکھتے ہیں: ''متعدد اخبار وآثار میں مذکور ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے اپنے ظاہری دور خلافت میں اپنے متعلق غلو کرنے والوں کو زندہ نذر آتش کر دیا تھا (ہفتم بحار، ص:۳۴۹، اصول الشرعیہ ص:۲۷ وغیرہ) اگر پاکستان میں حضرت علی رضی اللہ کا یہ قانون نافذ ہو تو ذرائع ابلاغ سے شرک کے اڈے خاکستر ہو جائیں۔

خدا کی ذات کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت کا یہ خاص معیار ہے کہ اپنے غالی جلادوں کو جلا دیا جب کہ حضرت عیسیٰ روح اللہ جیسی ہستی قیامت کے دن کہے گی ''اگر تو ان کو سزا دے تو تیرے بندے ہیں اور اگر بخش دیں تُو تو بڑا زبردست حکمت والا ہے، اللہ فرمائے گا: (غالی مشرک کو نہ بخشوں گا) اور ان سچے موحدوں کو ان کا سچ نفع دے گا جن کے لئے ہمیشہ نہروں والے باغات ہیں اللہ ان سے خوش، وہ اللہ سے خوش یہی تو بڑی کامیابی ہے''۔

خاتم المرسلین علیہ السلام سے محبت

ارشاد الٰہی ہے کہ بے شک اللہ نے مومنین پر بڑا احسان فرمایا کہ ایک عظیم پیغمبر ان کی قوم سے ان پر مقرر فرمایا دیا جو ان کو اللہ کی آیات پڑھ کر سناتا اور ان کو (ہر قسم کے عیوب سے) پاک کرتا اور ان کو کتاب وسنت کی تعلیم دیتا ہے، اگرچہ وہ اس سے پہلے کھلی جہالت میں تھے (پ:۴، ع:۸)

ہمارا ایمان ہے کہ حضرت امیر المومنینؓ پہلے دن ہی خدا اور رسول کے احسان مند ہوئے اور ان ۴ کمالات میں آپ کی شاگردی کا فخر پایا، فرماتے ہیں۔

۹......خداوند عالم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت رسول بنا کر بھیجا جب کہ کوئی شخص نہ تو کتاب پڑھتا تھا نہ نبوت کا دعویدار تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی راہنمائی فرمائی یہاں تک کہ انہیں اصلی مقام تک پہنچا دیا اور نجات کی منزل پر ٹھہرا دیا آخر ان کے نیزے سیدھے ہو گئے اور ان کے پتھر دل رام ہو گئے بخدا جہالت وگمراہی کو بھگانے والوں میں مَیں بھی تھا یہاں تک کہ وہ دور ہو گئی۔ (نہج البلاغہ، ص:۲۶۲، قسم اول)

پتہ چلا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ السلام اپنے مشن تعلیم وتزکیہ اور ہدایت میں کامیاب ہو کر گئے اور حضرت علی سمیت آپ کے ہزاروں شاگرد کامل ناجی اور جنتی ہوئے۔

۱۰......حضور علیہ السلام نے تم میں وہی کچھ چھوڑا جو اور انبیاء اپنی اپنی امتوں میں چھوڑ کر گئے تھے......پیغمبر نے پروردگار کی کتاب تم میں یادگار اور خلیفہ چھوڑی ہے (نہج البلاغہ، ص:۱۷۶، ۱۷۷) معلوم ہوا کہ جیسے تورات کو خدا نے امام کہا (پ:۲/ ۲۶، ع:۲)۔ اسی طرح قرآن بھی اربوں مسلمانوں کا امام اور پیغمبر علیہ السلام کا جانشین وخلیفہ ہے۔

۱۱......خداوند عالم نے اپنے پیغمبر کو ضیا بخش نور، روشن دلیل، کھلی ہوئی راہ شریعت اور ہدایت کرنے والی کتاب کے ساتھ مبعوث فرمایا ان کا قبیلہ بہترین، شجرہ بہترین جس کی شاخیں سیدھی اور پھل جھکے ہوئے ہیں۔ جائے ولادت مکہ معظمہ اور جائے ہجرت مدینہ منورہ ہے۔ وہاں سے آپ کے نام کی شہرت ہوئی اور آوازہ ہر طرف پھیل گیا۔ خدا نے آپ کو مکمل دلیل، شفاء دینے والی نصیحت اور جہالتوں کو دور کرنے والا پیغام دے کر بھیجا، دین کی نامعلوم راہوں کو ظاہر کر دیا اور جو جو بدعتیں داخل تھیں، ان کا قلع قمع کر دیا (نہجہ البلاغہ، ص:۴۸۸)۔

(بدعت (خدا اور رسول کی نہیں) اپنی بناوٹی پسندیدہ بات اور رسوم واعمال کو کہتے ہیں جو شرک کے بعد بڑا گناہ ہے، ہر فرقہ اس... سے پہچانا جاتا ہے)

۱۲...... یہ کتاب اللہ (قرآن) تمہارے درمیان (خاموش نہیں) بولنے والا ہے اس کی زبان نہیں تھکتی اس کے ستون نہیں گرتے اور اس کی عزت کے مددگار کبھی شکست نہیں کھاتے (نہج البلاغہ، ص:۴۳۳)

۱۳...... میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا وحدہ لاشریک ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور برگزیدہ رسول ہیں نہ ان کے فضل وکمال کی کوئی برابری کرسکتا ہے نہ ان کی رحلت کے بعد تلافی ممکن ہے، تاریک گمراہیوں، بے حد جہالتوں اور سخت مزاجی کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہدایت سے شہر کے شہر جگمگا اٹھے (نہج البلاغہ، ص:۴۵۵)

۱۴...... آپ نے اپنے فرمانبردار صحابہ کرام کو ساتھ لے کر اپنے مخالفوں سے جنگ کی، آپ لوگوں کو کھینچ کر نجات کی طرف لا رہے تھے، قبل اس کے کہ ان پر موت آپڑے ان کو ہدایت کی طرف آگے بڑھا رہے تھے یہاں تک کہ تھکے ماندوں کو بھی نجات کی سرحد تک پہنچا دیتے تھے، سوائے اس منکر کافر کے جس میں کوئی نیکی نہ ہو۔ آپ نے ان کو نجات کی منزل دکھا دی اور اس مرتبہ تک پہنچا دیا کہ ان کی چکی گھومنے لگی اور نیزوں کی کجی دور ہوگئی (کہ انہوں نے فتوحات کرتے کرتے کسریٰ وقیصر کو بھی دارالاسلام بنا دیا تھا) (نہج البلاغہ، ص:۳۷۵)۔

۱۵...... خدا نے آپؐ کے ذریعے پرانے کینے دبا دیئے، آتش انتقام بجھادی، بھائیوں کو آپس میں ملا دیا اور مشرکین کے ہمسروں کو منتشر کردیا، حق کی پستی کو عزت بخشی اور کفر کی عزت کو ذلت سے بدل دیا ان (جماعت رسول) کا کلام، امر خدا کا پیغام اور خاموشی، بولتی زبان تھی۔ غور فرمایئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضور علیہ السلام کی بار بار تعریف تلامذہ نبوت کی کامیابی اور ان کے ہدایت یافتہ ناجی ہونے کی شکل میں کررہے ہیں، دھوپ ہی دن کی نشانی اور آفتاب کے چمکنے کی دلیل ہے، چند صحابہ کرام کے سوا سب سے بغض، آفتاب نبوت سے دشمنی ہے۔

۱۶...... کلمہ طیبہ ہی کلمۂ ایمان ہے

ہم سب گواہی دیتے ہیں کہ اللہ ایک اور یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ بھی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور پیغمبر ہیں، یہ دو شہادتین ایمان کی بات کو اٹھاتی ہیں، اور عمل کو بلند کرتی ہیں، جس ترازو میں یہ رکھی جاتی ہیں وہ ہلکا نہیں ہوتا، جس سے یہ اٹھالی جائیں اس کا کوئی وزن نہیں ہوتا (نہج البلاغہ، ص:۴۰۰) معلوم ہوا کہ توحید ورسالت کا کلمہ ہی اصلی قرآن، ایمانی نجات دہندہ اور پورا اسلام ہے۔

۱۷...... کتاب وسنت کی اتباع اور اہمیت

خداوند عالم نے ایسی ہادی کتاب نازل فرمائی جس میں ہر برائی اور اچھائی کو واضح کیا گیا ہے۔ پس تم بھلائی کی راہ اختیار کرو، ہدایت پاؤ گے، برائی سے منہ پھیر لو تا کہ سیدھی راہ پر چل سکو (نہج البلاغہ، ص:۱۶۶)۔

۱۸...... اگر تم ثابت قدم رہے تو تمہارا حق ہے کہ ہم تمہارے ہاتھ تصفیہ کے لئے کتاب خدا اور سیرت رسول پر عمل پیرا ہوں، ان کے حق کو قائم اور طریقے کو بلند رکھیں (نہج البلاغہ، ص:۵۶۹)۔

۱۹...... تمہارے لئے رسول اللہ کی تابعداری کافی ہے، دنیا کے نقص وعیب اور اس کی رسوائیوں، برائیوں سے بچنے کے لئے

آپ کی ذات، تمہاری رہنمائی ہے، پس تم اپنے طیب وطاہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلو، کیونکہ آپ کی ذات، پیروی کرنے والوں کا نمونہ اور صابروں کی تسلی کا ذریعہ ہے، آپ نے دنیا کا بقدر ضرورت ذائقہ چکھا، کبھی اسے نظر بھر کر نہیں دیکھا، آپ دنیا سے بھوکے نکلے اور بسلامت آخرت میں پہنچ گئے۔ (مختصراً نہج، ص:۴۸۷)۔

۲۱...... بدعت کی مذمت:

کوئی بدعت عمل میں نہیں آتی، مگر سنت چھوٹ جاتی ہے لہٰذا بدعت سے بچو اور روشن طریقہ سنت پر جمے رہو، سب سے افضل وہ کام ہے جو شریعت سے ثابت ہیں اور سب سے برے وہ کام ہیں جو دین میں نئی ایجاد اور بدعت ہوں۔ (نہج، ص:۴۴۹)۔

۲۲...... پس تم فتنوں کی راہ دکھانے والے اور بدعتوں کے نشان نہ ہو، جماعت مومنین کی گرہ اصول اور اطاعت کے پابند رہو (تلامذہ نبوت)۔

۲۳...... اب قرآن وسنت کی آواز سے بہرا ہی قاصر رہے گا اور اندھا ہی محروم رہے گا جسے اللہ کی آزمائشوں سے فائدہ نہ ہو وہ کسی اور کے وعظ سے فائدہ نہیں پا سکتا۔ کیونکہ آدمی دو قسم کے ہوتے ہیں، ایک شریعت وسنت کے پابند اور دوسرے بدعتی جن کے پاس نہ سنت رسول کی سند ہے نہ (آسمانی) دلیل وبرہان کی روشنی ہے۔ (نہج البلاغہ، ص:۵۶۲)۔

۲۴...... اپنی جماعت سے خارج ہونے والے بدبخت ابن ملجم کے حملہ کے بعد وصیت فرمائی کہ

"سارے عالم میں کسی کو خدا کا شریک نہ کرو اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کو ضائع نہ کرو، پس ان دونوں ستونوں —توحید وسنت— کو ہمیشہ قائم رکھو، ان دونوں چراغوں کو جلائے رکھو، جب تک متحد رہو گے تم میں برائی نہ آئے گی...... کل تک تمہارا ساتھی تھا آج تمہارے لئے عبرت بنا ہوں اور کل میں تم سے جدا ہو جاؤں گا، خداوند عالم مجھے اور تمہیں بخش دے (نہج البلاغہ، ص:۴۵۵)۔ (انا للّٰہ وانا الیہ راجعون) پھر اپنی اولاد کو صبر کی وصیت کی جیسے حضور علیہ السلام نے حضرت فاطمہؓ کو کی تھی۔

حضرت فاطمہؓ سے حضور علیہ السلام نے فرمایا تھا: جب میں فوت ہو جاؤں تو میرے غم میں چہرہ نہ نوچنا، نہ پیٹنا، نہ بال بکھیرنا، بین نہ کرنا، ماتمی مجلس قائم نہ کرنا۔ (فروع کافی، ج:۳، ص:۵۲۷)

۲۵...... اگر یہ بات نہ ہوتی کہ آپ نے صبر کا حکم دیا اور رونے پیٹنے سے منع فرمایا ہے تو یقیناً ہم اپنے سر کا پانی آپ کی وفات کی مصیبت پر رو رو کر خشک کر دیتے اور اپنا علاج کوئی نہ کراتے۔ (نہج البلاغہ وَ جلاء العیون، ص:۶۷، وغیرہ)

تمام نیک مسلمانوں سے حضرت علیؓ کی محبت

ارشاد الٰہی ہے "محمد اللہ کے رسول ہیں، آپ کے ساتھی کافروں پر سخت، باہم مہربان ہیں، تم ان کو رکوع سجود میں دیکھتے ہو، وہ خدا کا فضل اور اس کی رضا چاہتے ہیں (وہ حضور کو پسند کرتے ہیں) جیسے لہلہاتی تیار فصل کسانوں کو پسند آتی ہے، صحابہ کرام (کی ترقی اور کثرت) سے کافر جلتے ہیں۔ اللہ نے ان ایمان واعمال صالحہ والوں سے بخشش اور بڑے اجر کا وعدہ کیا ہے۔ (سورۃ الفتح آخری آیت، ع:۱۲، پ:۲۶) سورۃ الحجرات ع:۱ میں ہے:

''اگر ایمان والوں کے دوگروہ لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرادو.......... مومن تو بھائی بھائی ہیں ان میں صلح کرادو اور اللہ سے ڈرو، تا کہ تم پر رحم ہو''۔

حضرت امیر المومنینؓ ان آیات کا مصداق تھے اور ہر مسلمان سے محبت اور صلح کرتے تھے۔

۲۶......ہم اہل بیت کے پاس حکمت کے دروازے اور امر خدا کی روشنی ہے.......... جس نے ان کو اختیار کیا، کامیابی سے حق تک پہنچ گیا، جو ان کو چھوڑ کر رک گیا، گمراہ اور پریشان ہوا، اس دن کے لئے عمل کرلو جس کے لئے نیک کاموں کے ذخیرے جمع کئے جاتے ہیں اور راز فاش کئے جائیں گے، اس آگ سے بچو جس کی حرارت سخت اور گہرائی بہت ہے، جس کا زیور لوہا اور کھانے پینے کے لئے خون آلود پیپ ہے۔ (نہج البلاغہ، ص:۴۱۱)۔

قرآن وحدیث میں اہل بیت رسول آپ کے گھر میں رہنے والی بیویوں، بیٹیوں، دامادوں، نواسوں کو کہتے ہیں، آل رسول ان کے علاوہ آپ کے پیروکار ونیک مسلمانوں کو کہتے ہیں۔ جیسے قرآن نے فرعون کے ساتھ ڈوبنے والے ہم مذہبوں کو آل فرعون کہا ہے۔ اسی طرح آپ کے خونی رشتہ دار جو مسلمان ہوئے آل علی، آل جعفر، آل عقیل، آل عباس، آل حارث بن عبدالمطلب۔ جن پر صدقات واجبہ حرام ہیں، سب اہل بیتؓ واجب الاحترام اور مسلمانوں کے محبوب ہیں۔

۲۷......صفین میں حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کے متعلق فرمایا ان دونوں کو جنگ سے روکو، ڈرتا ہوں کہ کہیں رسول اللہ علیہ وسلم کی نسل ختم نہ ہو جائے (نہج، ص:۵۸۳)۔

۲۸......اپنے ہم زلف ذوالنورین امام حسن کے خسر محترم حضرت عثمان غنیؓ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

''وہ سب کچھ جانتے ہیں جو ہم جانتے ہیں جیسے اسلام، ہم نے سمجھا آپ نے بھی سمجھا، جیسے ہم نے سنا آپ نے بھی سنا، حضور علیہ السلام کی جو محبت ورفاقت ہم نے پائی آپ نے بھی پائی، ابوقحافہ کے بیٹے (ابوبکر صدیقؓ) اور خطاب کے بیٹے (عمر فاروق) حق پر عمل کرنے میں آپ سے اولیٰ اور آگے نہ تھے، آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے خاندانی قرب اور خونی رشتہ داری میں ابوبکر وعمر سے زیادہ نزدیک ہیں (کہ عثمانؓ آپ کی پھوپھی ام حکیم بیضاء بنت عبدالمطلب (اروی کی والدہ) کے نواسے تھے) آپ نے رسول اللہ کی دامادی کا وہ شرف پایا ہے جو وہ نہ پاسکے تو اپنی ذات میں اللہ کا تقویٰ اختیار کیجئے۔ (نہج البلاغہ، ص:۶۸، قسم دوم)

۲۹......حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے پہلے خلیفہ حضرت عمرؓ کے متعلق فرمایا: خداوند فلاں شخص کو کارگزاریوں کی جزا مرحمت فرما، اس نے کجی کو سیدھا کیا، مرض کا علاج کیا، فتنہ فساد کو پیچھے چھوڑ دیا۔ سنت کو قائم کیا، پاکدامن اور کم عیب، دنیا سے رخصت ہو گیا، دنیا میں اچھائیوں کو پالیا اور شر سے آگے نکل گیا، خدا کی اطاعت کا حق ادا کیا اور کما حقہ خدا سے ڈرتا رہا، خود چلا گیا اور لوگوں کو ایسے پراگندہ چھوڑ گیا جس میں گمراہ راستہ نہیں پاسکتا اور ہدایت پانے والا یقین حاصل نہیں کرسکتا''۔ (نہج البلاغہ، ص:۶۴۹، خطبہ ۲۲۶)۔

ہمارے بعد اندھیرا رہے گا محفل میں   بہت چراغ جلاؤ گے روشنی کے لئے

۳۰......حضور علیہ السلام کے بعد مسلمانوں کے حاکم (ابوبکر وعمرؓ) ایسے بنے کہ خود بھی شریعت پر ثابت قدم رہے لوگوں کو بھی شریعت پر ثابت قدم رکھا یہاں تک کہ اسلام نے اپنا سینہ زمین پر ٹیک دیا۔ (یعنی وہ خوب مستحکم اور مضبوط ہو گیا) (نہج البلاغہ)

۳۱......اتحاد المسلمین کے جذبہ سے جنگ جمل میں اعلان صلح کرتے ہوئے فرمایا:

''جاہلیت اور اس کے اعمال کی بدبختی کے ذکر کے بعد فرمایا: اسلام اور مسلمانوں کی نیک بختی اور ایک جماعت ہونے میں ہے اور بے شک اللہ نے اپنے نبی کے بعد مسلمانوں کو ابوبکر صدیق پھر عمر فاروق اور پھر عثمان کی خلافتوں پر متفق رکھا پھر یہ (شہادت عثمان) کا حادثہ ان لوگوں نے برپا کیا جو دنیا کے طالب ہیں اور اس فضیلت پر حسد کرتے ہیں، جس کا اللہ نے مسلمانوں پر احسان فرمایا ہے۔ یہ اسلام کے اعمال اور مسلمانوں کو پس پشت پھینکنا چاہتے ہیں اللہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے''۔ پھر فرمایا: میں صبح (مدینہ کو) کوچ کررہا ہوں تم بھی میرے ساتھ لوٹو وہ ہرگز میرے ساتھ نہ چلیں، جنہوں نے کچھ بھی حضرت عثمان کے قتل میں معاونت کی، یہ گھٹیا لوگ ہیں اپنے آپ پر پھٹکار کریں (تاریخ طبری، ابن خلدون وغیرہ)

مگر ہائے مسلمانوں کی بدقسمتی! کہ انہی قاتلوں نے اس صلح میں اپنی موت دیکھ کر رات کو غداری سے جنگ بھڑکا دی پھر شام کے مقام صفین پر جاکر ۷۰ شہید کرائے پھر خارجی بن کر شیر خدا سے ٹکرائے اور آپ کو شہید کردیا۔ پھر امام حسنؓ کو ناک کٹوانے والا، منہ کالا کرنے والا، ذلیل کرنے والا، کہہ کر ان سے کاٹا وہ بچ گئے تو دور یزید میں امام حسین کو بلایا پھر جب سابق غداری سے جنگ بھڑکا دی پھر شام کے مقام صفین پر جاکر ۷۰ ہزار مقید کرائے اور آپ کو مقید کردیا پھر امام حسین کو بلایا پھر حسب سابق غداری کی، ۳ شرطیں مسترد کردیں آپ کو مقید کرکے دیرینہ ارمان پورا کردیا اہل بیت کی بددعاؤں کو اپنے گلے کا رنگین ہار بنالیا (لعنۃ اللہ علیہم اجمعین)۔

آپ اپنے فوجیوں سے حضرت طلحہ وزبیر کی شہادت پر، بہت دکھی تھے، ان پر پھٹکار کی جہنمی بتایا اور یہ آیت پڑھتے تھے:

''ہم ان صحابہ کو باہمی رنجشوں سے پاک کرکے جنت میں آمنے سامنے بھائیوں کی طرح باعزت بٹھائیں گے۔ (تاریخ طبری ابن عساکر) اور حضرت طلحہ کا شل ہاتھ چوم کر روتے اور فرماتے اس ہاتھ نے احد میں رسول اللہ کو شہید ہونے سے بچایا تھا۔

شانِ صحابہ:

میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو دیکھا میں تم میں سے کسی کو ان جیسا نہیں پاتا وہ صبح کو جہاد کی دھول میں اٹے ہوئے دائیں سجدوں اور قیام کی حالت میں گزارتے .... وہ اپنی آخرت یاد کرتے تو معلوم ہوتا کہ انگاروں پر کھڑے ہیں (نہج البلاغہ: ۱/۱۷)

۳۳......وہ لوگ کہاں ہیں جنہیں اسلام کی دعوت دی گئی تو فوراً قبول کیا، قرآن پڑھا تو اسے خوب اپنایا، جب انہیں قتال کی دعوت دی گئی تو تلواریں سونت کر ایسے میدان میں آگئے جیسے شیر دار اونٹنی دودھ پلانے آتی ہے وہ جتھہ جتھہ ہوکر زمین میں پھیل گئے اور جنگ کے لئے قطار در قطار ہوگئے کچھ شہید ہوئے اور کچھ غازی بن کر واپس آئے (نہج البلاغہ)

۳۴......میں بھی مہاجرین کا ایک فرد ہوں جہاں وہ گئے، میں بھی گیا جہاں سے وہ پلٹے، میں بھی پلٹا (یعنی پہلے ۳ خلفاء کی بیعت وحمایت پر ہم سب مہاجرین متفق رہے) اور اللہ نے ان کو گمراہی پر جمع نہیں کیا تھا۔ (نہج البلاغہ)

۳۵.....لوگو! سوادِاعظم (مسلمانوں کی بڑی اکثریت) کا ضرور اتباع کرو کیونکہ اللہ کا دستِ تصرف جماعت پر ہے، تنہا پسندی اور علیحدگی سے بچو کیونکہ جماعت سے الگ رہنے والا الگ بکری کی طرح شیطان بھیڑیئے کا شکار بنے گا۔ (نہج ص: ۱۹۵)۔

۳۶.....خلافت:

بے شک میری بیعت بھی اسی قوم مہاجرین وانصار نے کی ہے انہی شرائط پر جن پر انہوں نے حضرت ابوبکر و عمر و عثمانؓ کی بیعت خلافت کی تھی، اب موجود کو اختیار نہیں کہ وہ کسی اور کو خلیفہ چنے، نہ غائب کو بیعت رد کرنے کا حق ہے، یہ خلیفہ چننے والی مجلس شوریٰ تو مہاجرین وانصار کی ہے وہ اگر کسی پر اتفاق کر کے امام نامزد کر دیں تو وہی اللہ کا پسندیدہ (بنایا ہوا) امام ہوتا ہے (نہج البلاغہ: ۳/ ۸، تاریخ ج ۱، ۲۶۳)

۳۷..... جب آپ کے ساتھیوں نے شامیوں کو برا بھلا کہا تو فرمایا میں پسند نہیں کرتا کہ تم گالیاں دینے والے بنو، لیکن تم ان کے اعمال واوصاف کا تذکرہ کرو تو اچھی بات ہے، برا کہنے کے بجائے یہ دعا مانگو: ''اے اللہ! ہمارے اور ان کے خونوں کو معاف فرما، ہمیں باہم صلح عطا فرما اور ان کو ہدایت دے (خطبہ، ص: ۲۰۴) چنانچہ ۳۸ھ میں پنچائت کے فیصلہ سے دونوں کی خودمختاری ماننے کے بعد صلح ہوگئی، تکمیل امام حسنؓ نے اپنے دورِ خلافت میں کر دی۔

۳۸..... جمل میں آپ نے اعلان فرمایا: ''کہ عائشہؓ دنیا اور جنت میں تمہارے نبی کی بیوی ہیں، دو شخصوں نے اماں کہہ کر تنقید کی تو آپ نے ان کو ۱۰۰/ ۱۰۰ درے لگائے۔ اب بھی ایسی سزا فرقہ پرستی کو مٹا دے گی نیز امیر معاویہؓ اور سب شامیوں کو ایمانیات میں اپنے جیسا کامل بتا کر قتل عثمان کے الزام سے خود کو بری فرمایا (نہج) نیز ایک دفعہ یہ بھی فرمایا لوگو! امیر معاویہ کی امارت کو برا نہ جاننا، خدا کی قسم اگر وہ بھی نہ رہی تو تم بھی کی طرح سب کٹتے دیکھو گے (تاریخ)۔

۳۹..... جب طلحہ وزبیر نے آپ کی فوج میں شامل قاتلین عثمان سے بدلہ لینے کا مطالبہ کیا تو فرمایا: ''بھائیو! جو تم جانتے ہو میں بے خبر نہیں لیکن میرے پاس بدلہ لینے کی طاقت کہاں ہے جب کہ بلوائی انتہائی زور آور ہیں وہ اس وقت ہمارے مالک بنے ہوئے ہیں، ہماری ملکیت اور تسلط میں نہیں ہیں (نہج خطبہ نمبر ۱۶۶)۔

۴۰.....دو فرقے میرے بارے (غلط عقائد واعمال کی وجہ سے) برباد اور جہنمی ہوں گے۔ ۱: محبت حد سے بڑھنے والا کہ (ناحق مجھ میں خدا اور رسول کی صفات مانے گا) باندھنے والا (کہ قرآن وسنت کے مقابل نیا مذہب بنا لے گا) میرے متعلق بہترین عقیدہ وعمل والے وہ اکثریتی مسلمان ہیں جو درمیانی راہ چلتے ہیں (مجھے برگزیدہ صحابی خلیفہ اور شاگرد رسول مانتے ہیں، تم ان کی راہ پر چلو (نہج البلاغہ)۔

خلاصہ کلام یہ سچا فرمانِ رسول ہے کہ ''حضرت علیؓ سے سچی محبت واتباع مومن ہی رکھے گا اور دشمنی، غداری، مخالفت منافق ہی کرے گا (مسلم)۔

متفقہ تاریخ شاہد ہے کہ آپ کو اور آپ کی اولاد کو دوست نما غداروں، دشمن، منافقوں نے ہی شہید کیا ہے، ان کے شدید عمل اور عقیدہ سے خدا ہر مسلمان اور ا کو بچائے۔ اللھم صلی علی محمدو آل محمد۔